# غزل

محمد مرتضیٰ صدیقی

باعثِ رنجش بے سبب کیا
میں جو بولا ہوا تھا غضب کیا

خوش کبھی ہو کبھی سرگراں ہو
اس کرم اس ستم کا سبب کیا

دیکھ کر یہ تلوّن مزاجی !!!
ہم تو چپ ہیں کہیں تم سے اب کیا

ہر جگہ سلطنت عشق کی ہے
اس میں ایران، چین و عرب کیا

اپنی قسمت سے راضی نہ رہ کر
ٹال دو گے کوئی امرِ رب کیا

ہر گھڑی جب بدلتی ہو دنیا
پھر خوشی کیا ہے رنج و تعب کیا

سب مسافر ہیں راہِ عدم کے
چار دن کا یہ عیش و طرب کیا

آدمیت جو ہے ایک جوہر
اس میں تفریق رنگ و نسب کیا

منحصر کیوں قیامت پہ ہو دید
یہ بتا دو کہ اب کیا ہے جب کیا

جب نہ ہو تیرے در تک رسائی
لطفِ شام و سحر روز و شب کیا

وہ غزل سن کے حیرت کی بولے
اس کے اشعار ہیں منتخب کیا

---

ق

میکدے کا جو ہو شکستہ جام
میرے نزدیک ساغرِ جم ہے

یہ کسی کی نگہ کا ہے اعجاز
جسم و جاں میں جو ربط باہم ہے

پھر گئی وہ نظر تو پھر حیرت
زیست کا سب نظام برہم ہے